

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نور الانوار نوٹس

مدرس : استاذ العلماء علامہ مہدی صاحب

مرتب : محبوب احمد سیفی

درجہ : ثالثہ

رول نمبر : 70059

اصولِ فقہ

حد اضافی کے اعتبار سے تعریف

اصول اصل کی جمع ہے۔ اس کا مطلب وہ شے جس پر کسی دوسری شے کی بنیاد رکھی جائے۔

فقہ احکام شرعیہ عملیہ کو ان کے تفصیلی دلائل کے ساتھ جاننا۔

حد لقی کے اعتبار سے تعریف

اصول فقہ چند ایسے قواعد کا علم ہے جس کے ذریعے فقہ تک پہنچا جاسکتا ہے۔

موضوع

اس کا موضوع **ادلہ** اور **احکام** دونوں ہیں۔ لیکن دلائل اس اعتبار سے کہ اس سے احکام ثابت کیے جائیں۔ اور

احکام اس لحاظ سے کہ انہیں دلائل سے ثابت کیا جائے۔

غرض

فقہ تک پہنچنے کیلئے مخصوص قواعد کا جاننا اور اس معرفت کو دائمی سعادت کے حصول کیلئے وسیلہ و ذریعہ بنانا۔

تعارف

تعارفِ صاحبِ نور الانوار

نور الانوار کے مصنف کا نام **احمد**۔ والد گرامی کا نام **ابو سعید**۔ لقب **مَلَّا حَيَّوْنَ**، **رئیس الاصولیین**۔ آپ کی سنِ ولادت **1047** ہجری اور سن وفات **1130** ہجری ہے۔ آپ **لکھنؤ** شہر قصبہ **امیٹھی** میں پیدا ہوئے۔ آپ کی مشہور تصنیفات: (نور الانوار، مناقب الاولیاء، التفسیرات الاحمدیہ)۔

تعارفِ صاحبِ المنار

المنار کے مصنف کا نام **عبد اللہ**۔ والد کا نام **احمد**۔ آپ کی کنیت **ابو البرکات**۔ لقب **حافظ الدین**۔ تصنیفات: (المنار، کتر الدقائق، وافی، مدارک الترتیل)۔

کتاب

نور الانوار یہ المنار کی شرح ہے۔ صاحبِ نور الانوار جب مدینہ منورہ گئے اور وہاں **المنار** رسالہ پڑھایا تو وہاں کہ مشائخ نے درخواست کی کہ آپ اس کی شرح لکھیں۔ تو ان کی خواہش پر آپ نے اپنے حافظے پر اعتماد کرتے ہوئے **1105** ہجری **ربیع الاول** کے مہینے میں کتاب لکھنے کا آغاز کیا۔ اور **7 جمادی الاول** کو اسے مکمل فرمایا۔

سوالات جوابات

سوال¹: صاحب المنار نے اصول الشرع کیوں کہا جبکہ اصول فقہ کہنا چاہیے تھا ؟

جواب¹: خصوصیت کے شبہ سے بچنے کیلئے الشرع کا استعمال فرمایا کیونکہ یہ "عقائد اور فقہ" دونوں کو شامل ہے۔
ورنہ ناظر یہ گمان کر سکتا تھا کہ مذکورہ تین دلائل فقط فقہ ہی میں ہیں۔ عقائد کے کچھ اور ہوں گے۔

سوال²: الکتاب ، سنت ، اجماع امت سے کیا مراد ہے۔

جواب²: الکتاب سے مراد احکام سے متعلقہ (500 آیات) ہیں۔ سنت سے مراد احکام سے متعلقہ کم و بیش (3000 احادیث) ہیں۔ اجماع امت سے مراد (اجماع امت محمدی) ہے۔

سوال³: قیاس کو الگ سے ذکر کیوں کیا ؟

جواب³: اس کی 2 وجوہات ہیں۔

(1) اس لیے تاکہ منکرین قیاس کو صراحت کے ساتھ پتہ چل جائے کہ یہ ہمارے نزدیک ایک مستقل حجت اور قابل اعتبار ہے۔

(2) اس لیے کیونکہ یہ مذکورہ 3 دلائل کا ہی نتیجہ ہے کوئی نئی چیز نہیں۔

سوال⁴: المستنبط من هذه الاصول کی قید ذکر کیوں کی ؟

جواب 4: اس لیے تاکہ مناطقہ کا قیاس (الشبھی / العقلی) خارج ہو جائے۔

سوال 5: تو صاحب المنار نے یہ قید کیوں نہیں لگائی۔ کیا ان کو معلوم نہ تھا؟

جواب 5: انہوں نے یہ قید اسی لیے نہیں لگائی۔ کیونکہ فقہی قیاس مشہور تھا اس زمانہ میں۔ اور قاعدہ ہے کہ مشہور اشیاء کی وضاحت نہیں کی جاتی۔

الکتاب

تعریف قرآن

الْقُرْآنُ فَالْكِتَابُ الْمُنَزَّلُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ الْمَكْتُوبُ فِي الْمَصَاحِفِ الْمَنْقُولُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَقْلًا مُتَوَاتِرًا بِلَا شُبْهَةٍ۔ یعنی قرآن پس وہ ایک کتاب ہے جو اللہ کے رسول پر نازل کی گئی مصاحف میں لکھی گئی اور نبی اکرم ﷺ سے نقل متواتر کے ساتھ بغیر کسی شبہ کے نقل کی گئی۔

سوال 6: قرآن پاک کی تعریف کو دیگر پر کیوں مقدم کیا؟

جواب 6: اس کی 2 وجوہات ہیں۔

(1) یہ اصل الاصول ہے۔ تمام اصول اس سے بنائے جاتے ہیں۔

(2) یہ اللہ کا کلام ہے۔ جبکہ دیگر کا تعلق مخلوق سے ہے۔

سوال 7: ہم اصول فقہ پڑھ رہے ہیں تو احکام سے متعلقہ 500 آیات کی تعریف کرنی چاہیے تھی۔ مصنف نے پورے قرآن کی تعریف کیوں کی؟

جواب 7: الکتاب پر داخل **ال** (عوض اور عہد خارجی) کا ہے۔ یعنی **بَعْضُ** کو حذف کر کے اس کی جگہ **کتاب** سے پہلے **ال** لے آئے۔ تو نتیجہ نکلا کہ بظاہر یہ پورے قرآن کی تعریف لگ رہی ہے لیکن حقیقتاً یہ احکام سے متعلقہ 500 آیات ہی کی تعریف ہے۔

سوال 8: تعریف کتنے طرح کی ہوتی ہے؟

جواب 8: تعریف 2 طرح کی ہوتی ہے۔

(1) تعریف لفظی

غیر معروف لفظ کی معروف لفظ سے وضاحت کرنا۔ جیسے **جاء** کی وضاحت لفظ **بھنگی** سے کرنا۔

(2) تعریف حقیقی

صورتِ غیر حاصلہ کو حاصل کرنے کیلئے جو مفہوم بولا جائے۔ جیسے **اسم** کی معرفت کروانے کیلئے اس کی تعریف کی جائے۔

سوال 9: لفظِ قرآن کیا ہے؟

جواب⁹: لفظِ قرآن میں دو احتمالات ہیں۔ **علم** اور **مصدر**۔

(1) **علم**

اگر لفظِ قرآن سے **علم** مراد لیا جائے تو یہ الکتاب کی **تعریف لفظی** ہو جائے گا۔ اور المنزل سے آخر تک الکتاب کی **تعریف حقیقی** ہو جائے گی۔

(2) **مصدر**

اگر لفظِ قرآن سے **مصدر** مراد لیا جائے تو یہ الکتاب کیلئے **جنس** واقع ہوگا۔ اور جنس کے بعد **فصول** آئیں گی۔ یعنی پھر قرآن سے لے کر آخر تک سب کی سب الکتاب کی **تعریف حقیقی** ہوگی۔ اور یہ مصدر دو مادوں سے ہو سکتا ہے۔ **قراء** یا **قرن**۔ ان کو مفعول کی تاویل میں لیں گے تو یہ **مقروء** (پڑھی جانے والی چیز) اور **مقرون** (جس کی ہر آیت دوسری آیت سے ملی ہوئی ہو) بن جائیں گے۔

سوال¹⁰: **المنزل** کی قید کیوں لگائی؟

جواب¹⁰: **المنزل** کی قید **کتب غیر سماویہ** کو خارج کرنے کیلئے لگائی۔

سوال¹¹: **علی الرسول** کی قید کیوں لگائی؟

جواب¹¹: **علی الرسول** کی قید دیگر **کتب سماویہ** کو خارج کرنے کیلئے لگائی۔

سوال¹²: **ترولِ قرآن** کو بیان کرنے کیلئے کتنے اور کونسے مصادر کا استعمال کیا جاتا ہے اور اُن کی کیا حکمتیں ہیں؟

جواب¹²: **ترولِ قرآن** کو بیان کرنے کیلئے 2 مصادر کا استعمال کیا جاتا ہے۔

(1) اترال

اترال کا مطلب **(یکبارگی میں اترنا)**۔ اس مصدر کا استعمال اس لیے کیا جاتا ہے۔ کیونکہ قرآن پاک لوح محفوظ سے آسمانِ دنیا پر یکبارگی میں اترتا۔ اور ایک قول کے مطابق آپ ﷺ کے قلبِ اطہر پر ہر سال رمضان کے مہینے قرآن نازل ہوتا۔

(2) تزیل

تزیل کا مطلب **(بتدریج اترنا)**۔ اس مصدر کا استعمال اس لیے کیا جاتا ہے۔ کیونکہ قرآن آسمانِ دنیا سے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے قلبِ اطہر پر 23 سال کے عرصے میں **بتدریج نازل** ہوا۔

سوال¹³: قرآن الفاظ و معانی کا نام ہے تو **المکتوب** (جس کو لکھا گیا ہو) کی قید کیوں لگائی؟

جواب¹³: **المکتوب** یہاں **المثبت** (ثابت شدہ) کے معنی میں ہے۔ ثابت شدہ اس طرح کہ نقوش سے الفاظ اور الفاظ سے معانی کو محفوظ کیا گیا۔ گویا کہ الفاظ کو حقیقتاً جبکہ معانی کو تقدیراً محفوظ (ثابت) کیا گیا۔

سوال¹⁴: مصاحف کی تعریف کیوں نہیں کی؟

جواب¹⁴: **دور و تسلسل** کے لازم آنے کی وجہ سے مصاحف کی تعریف نہیں کی۔ کہ مصاحف کیا ہے جس میں قرآن کو لکھا گیا۔ اور قرآن کیا ہے جو مصاحف میں لکھا گیا۔

سوال¹⁵: **المصاحف** پر داخل شدہ **ال** کونسا ہے ؟

جواب¹⁵: **المصاحف** پر داخل شدہ **ال** کو (جنسی اور عہد خارجی) دونوں مراد لے سکتے ہیں

(1) **جنسی** مراد لیں تو اس میں عموم آجائے گا۔ مگر آگے آنے والی فصول اس عموم کو ختم کر دیں گی۔

(2) **عہد خارجی** مراد لیں تو **المصاحف** سے **قراءة سبعة** مراد ہوں گی۔ تو تعریف یہاں مکمل ہو جائے گی۔ اور المنقول عنہ سے لے کر آخر تک اضافی وضاحت ہو جائے گی۔

سوال¹⁶: **نقلا متواترا** کی قید کیوں لگائی ؟

جواب¹⁷: **نقلا متواترا** کی قید (مشہور و خبر واحد) کو خارج کرنے کیلئے لائی گئی۔

سوال¹⁸: **بلا شبہ** کی قید کیوں لگائی ؟

جواب¹⁸: اس میں 3 اقوال ہیں۔

(1) **جمہور**

جمہور کے نزدیک بلا شبہ کی قید **تاکید** کیلئے لائی گئی۔ کیونکہ قرآن پاک کو متواترا نقل کیا گیا۔ اور جو چیز متواترا ثابت ہو اس میں کسی قسم کا شبہ نہیں ہوتا۔

(2) خصاف

ان کے نزدیک متواتر کی 2 قسمیں ہیں۔

(1) وہ متواتر جس میں شبہ ہو (مشہور)۔

(2) وہ متواتر جس میں شبہ نہ ہو۔

ان کے نزدیک متواتر کی وہ قسم جس میں شبہ ہے۔ اس کو خارج کرنے کیلئے یہ قید لائی گئی۔

(3) بعض

بعض کے نزدیک سورۃ نمل کے علاوہ تسمیہ کو خارج کرنے کیلئے یہ قید گئی۔

تسمیہ

سورۃ نمل کے علاوہ تسمیہ کو فصل بین السورتین کیلئے نازل کیا گیا۔ سورۃ نمل کے علاوہ تسمیہ کے جزء قرآن ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔

جو جزء قرآن کے قائل نہیں ان کے دلائل

(1) تسمیہ کے منکر کو کافر نہیں کہا گیا۔ (2) فقط تسمیہ پڑھنے سے نماز کا فرض ادا نہیں ہوتا۔ (3) تسمیہ کو حالت جنابت میں بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

جو جزءِ قرآن کے قائل ہیں ان کی طرف سے جواب

- (1) تسمیۃ کے جزءِ قرآن ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں امام مالک کا اختلاف ہے۔ اور جب بڑا کسی معاملے میں اختلاف کرتا ہے تو اُس مسئلہ میں تخفیف پیدا ہو جاتی ہے۔ **امام مالک کے اختلاف کی وجہ سے** تسمیۃ کے منکر کو کافر نہیں کہا گیا۔ نہ کہ اس کے تسمیۃ کے انکار کرنے کے سبب کافر نہ کہا گیا۔
- (2) شوافع کے نزدیک تسمیۃ **مستقل آیت** نہیں۔ اس لیے فقط اس کے پڑھ لینے سے نماز کا فرض ادا نہیں ہوتا۔ دلیل: حدیث کا مفہوم ہے کہ حضرت ام سلمہ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے تسمیۃ اور سورۃ فاتحہ کی پہلی آیت کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا "یہ ایک آیت ہے"۔
- (3) تسمیۃ کو حالتِ جنابت میں **نیتِ تبرک** پڑھا جاسکتا ہے۔ نہ کہ نیتِ قرآن۔

